

40223 - حج قران کرنے والے کے لیے صرف ایک ہی سعی ہے

سوال

بیت اللہ کے حج کے متعلق سوال حج قران کرنے والے حاجی کے متعلق ، کیا ہمارے لیے عمرہ اور حج کا اکٹھا احرام باندھنا ممکن ہے اس طرح کہ جو سعی ہم طواف افاضہ کے بعد کرنی ہے وہ (طواف قدوم کے بعد) ہی کر لی جائے ؟ یعنی طواف افاضہ کے بعد ہمارے ذمہ نہ ہو کیونکہ ہم نے طواف قدوم کے بعد ہی سعی کر چکے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

الحمد لله

حج قران کرنے والا وہ شخص ہے جس نے عمرہ اور حج دونوں کا احرام باندھا ہو اور قران کرنے والے پر صرف ایک ہی سعی ہوتی ہے اور یہی سعی اس کے حج اور عمرہ کے لیے کافی ہے ، اور افضل یہ ہے کہ وہ طواف قدوم کے بعد سعی کر لے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی پر عمل کیا تھا ، اور حج قران کرنے والا سعی کو مؤخر کر کے طواف افاضہ کے ساتھ سعی کرنے کا حق بھی رکھتا ہے .

حج قران کے ذمہ صرف ایک ہی سعی ہونے کی کئی ایک دلیلیں ہیں جن میں سے کچھ ذیل میں دی جاتی ہیں :

1- نبی صلی اللہ علیہ نے حج قران کیا اور طواف قدوم کے بعد صفا مروہ کے مابین صرف ایک ہی سعی کی .

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صفا مروہ کے مابین ایک ہی سعی کی . صحیح مسلم (1215)

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

(رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام نے ایک ہی سعی کی) یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ میں سے جو حج قران کرنے والے صحابہ تھے انہوں نے صفا مروہ کے مابین صرف ایک ہی سعی کی ، اور جو حج تمتع کرنے والے تھے انہوں نے دو بار سعی کی ایک سعی عمرہ کے لیے اور دوسری سعی یوم النحر (عید کے دن) اپنے حج کے لیے .

اس حدیث میں واضح طور پر امام شافعی رحمہ اللہ اور ان کے موافقین کی دلیل پائی جاتی ہے کہ حج قرآن کرنے والے پر صرف ایک ہی طواف افاضہ اور ایک ہی سعی ہے ۔ اھ

2- عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ : جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا (اور وہ حج تمتع کرنے والے تھے) انہوں نے بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کے مابین سعی کی اور پھر احرام کھول دیا اور جب منی سے واپس آئے تو پھر ایک اور طواف کیا اور جنہوں نے حج اور عمرہ کو جمع کیا تھا (اور حج قرآن کرنے والے ہیں) انہوں نے صرف ایک ہی طواف کیا تھا ۔ صحیح بخاری (1556) صحیح مسلم (1211) ۔

یہاں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک طواف سے مراد صفا مروہ کے مابین سعی ہے اس لیے کہ سعی پر طواف کا اطلاق ہوتا ہے ۔

ابن قیم رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

حدیث میں دلیل ہے کہ حج تمتع کرنے والے پر ایک سے زیادہ سعی ہے کیونکہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ کہنا کہ : پھر انہوں نے منی سے واپس آنے کے بعد اپنے حج کا ایک اور طواف کیا ، اس سے ان کی مراد صفا مروہ کے مابین سعی تھی اور اسی لیے انہوں نے حج قرآن کرنے والوں سے اس کی نفی کی ۔

اور اگر اس سے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیت اللہ کا طواف ہوتا تو اس میں سب برابر ہوتے کیونکہ حج تمتع اور حج قرآن کرنے والے پر طواف افاضہ میں کوئی فرق نہیں ۔ اھ

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ :

کیا حج قرآن کرنے والے کے لیے ایک طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے ؟

تو ان کا جواب تھا :

جب کوئی شخص حج قرآن کرے تو اس کے لیے حج کا طواف اور حج کی سعی عمرہ اور حج دونوں کے لیے کافی ہو گی ، اور اس کا طواف قدوم طواف سنت ہو گا اور اگر وہ چاہے تو سعی مقدم کرتے ہوئے طواف قدوم کے بعد سعی کر لے جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا ، اور اگر چاہے تو عید کے دن طواف افاضہ تک مؤخر بھی کر سکتا ہے لیکن مقدم کرنا افضل ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی پر عمل کیا تھا ۔

لہذا جب عید کا دن ہو تو وہ صرف طواف افاضہ ہی کرے اور سعی نہ کرے اس لیے کہ وہ پہلے سعی کر چکا ہے اس کی دلیل کہ عمرہ اور حج کے لیے طواف اور سعی کافی ہے وہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ حج قرآن کر رہی تھیں کورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے :

(تیرا بیت اللہ کا طواف اور صفا مرہ کی سعی کرنا تیرے حج اور عمرے کے لیے کافی ہے) سنن ابوداؤد (1897)
علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سلسلۃ الصحیحة (1984) میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ حج قرآن کرنے والے کا طواف اور اس کی سعی حج اور عمرہ دونوں کے لیے ہی کافی ہے . ا ہ

دیکھیں : فتاویٰ ارکان الاسلام صفحہ نمبر (563) .

واللہ اعلم .